بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملہم الصواب

ائمہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً کی اقتداء میں حنفی کے وتر پڑھنے کا مسئلہ معرکۃ الآراء مسائل میں سے ہے؛ کیونکہ احناف کے ہاں تین وتر ایک سلام کے ساتھ ہے، جبکہ اس وقت ائمہ حرمین شریفین مذہبِ حنابلہ کے مطابق دو سلاموں کے ساتھ تین وتر پڑھاتے ہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ اس مسئلہ کا اصل تعلق مخالف فی الفروع امام (یعنی شافعی، حنبلی اور مالکی) کی اقتداء میں وتر پڑھنے سے ہے، اور فقہاءِ احناف رحمہم اللہ کے اس بارے میں تقریباً چھ اقوال ہیں جن میں سے بنیادی اور مشہور قول دو ہیں:

پہلا قول: یہ ہے کہ مخالف فی الفروع کی اقتداء میں حنفی کا وتر پڑھنا اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ امام دو رکعت کے بعد سلام نہ پھیرے۔ بہت سے فقہاءِ احناف رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس قول کو صحیح قرار دیا ہے اور ہمارے بہت سارے اکابر کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسی قول کے مطابق فتویٰ بھی دیا ہے۔ مثلاً: صاحبِ اعلاء السنن حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی قدس اللہ سرہ العزیز نے امداد الاحکام (ج ا ص ۵۹۱) میں اسکے مطابق فتویٰ دیا۔ نیز جامعہ دار العلوم کراچی سے بھی حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے زمانے میں انہی کی تصدیق سے اس قول کے مطابق فتویٰ (۲۳(ہ)۱۱۳۲) جاری ہوا۔

دوسرا قول: یہ ہے کہ مخالف فی الفروع کی اقتداء میں وتر کی نماز مطلقاً جائز ہے، اگرچہ امام دو رکعت پر سلام پھیر دے۔

یہ قول علامہ ابو بکر جصاص رازی رحمہ اللہ کا ہے، اسی قول کو علامہ ابن الہمام رحمہ اللہ کے استاد علامہ سراج الدین رحمہ اللہ نے اختیار فرمایا، نیز علماءِ احناف کی ایک جماعت کی بھی یہی رائے ہے۔ مثلاً فقیہ ابو جعفر الہندوانی رحمہ اللہ، قاضی القضاء علامہ ابن وہبان رحمہ اللہ وغیرہما کی یہی رائے ہے، اور علامہ ابو الحسنات عبد الحی لکھنوی رحمہ اللہ نے اسی قول پر فتویٰ دیا ہے اور فرمایا کہ محققین کے نزدیک ائمہ مخالف کی اقتداء مطلقاً جائز ہے (ملاحظہ ہو: مجموعہ فتاویٰ جلد ا صفحہ ۳۹۵)، شیخ المشائخ حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے بھی مخالف فی الفروع امام کی اقتداء میں حنفی کی نماز مطلقاً جائز ہونے کو راجح اور مختار قرار دیا۔

شیخ المشائخ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے بھی مخالف فی الفروع امام کی اقتداء کو مطلقاً جائز قرار دیا اور فرمایا کہ محققین کے نزدیک حنفی کا شافعی المذہب کی اقتداء یا شافعی کا حنفی امام کی اقتداء جائز ہے۔ (ملاحظہ ہو: عزیز الفتاویٰ ص ۲۳۹، فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل ج ۳ ص ۱۴۳)

دورِ حاضر میں حرمین شریفین میں لوگوں کی کثرتِ ازدحام اور عوام میں مسائل نماز وغیرہ میں جہالت عام ہونے کی وجہ سے عدمِ اقتداء کی صورت میں بعض شرعی محظورات لازم آ رہے ہیں، اور لوگوں کو حرج لاحق ہو رہا ہے، اس لئے دورِ حاضر میں اگر حنفی کے لئے محظورات سے بچتے ہوئے اپنا وتر الگ پڑھنا ممکن نہ ہو تو اس دوسرے قول کے مطابق عمل کرتے ہوئے ائمہ حرمین کی اقتداء میں وتر پڑھنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ اس صورت میں وتر ادا ہو جائیگا، لوٹانا لازم نہیں۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: فتویٰ نمبر ۷۲/۱۲۵۱)، واللہ اعلم بالصواب

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
مفتی دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۳/محرم [illegible] ہجری

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ

احقر شاہ محمد تفضل علی
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۶ / المحرم الحرام /۱۴۳۷ ہجری
۲۰ / اکتوبر /۲۰۱۵ عیسوی

الجواب صحیح
بندہ [illegible]

Scanned by CamScanner